خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 25- اگست 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 25-اگست 1998ء   1419ھ -25-ظہور 1377ھش   جلد 48-83 نمبر 185

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول اللہؐ کا ایثار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ چادر کی سخت ضرورت تھی۔ ایک عورت نے چادر لا کر آپ کو پیش کی جو آپؐ نے قبول فرمائی اور پہن کر تشریف لائے۔ ایک صحابیؓ نے دیکھا تو درخواست کی یا رسولؐ اللہ یہ چادر بہت ہی خوبصورت ہے مجھے عطا فرما دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر اتار کر اسے بھجوا دی۔ دوسرے صحابہ نے اس شخص کو ملامت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چادر کی ضرورت تھی اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس صحابی نے جواب دیا میں تو برکت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میری خواہش ہے کہ اس چادر میں مجھے کفنایا جائے۔ بعض روایتوں کے مطابق یہ صحابی عبدالرحمان بن عوف تھے اور اسی چادر میں دفنائے گئے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق والسخاء)

صحابہ کا پاکیزہ نمونہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ بہت بھوک لگی ہے اور سخت تکلیف ہے۔ آپؐ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا کہ کچھ کھانے کو ہے تو بھیج دیں۔ وہاں سے جواب آیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں ہے پھر ایک اور بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ حتیٰ کہ سب ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میرے ہاں پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر آپؐ نے حاضرین مجلس سے فرمایا۔ آج رات کون اس کو کھانا کھلائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے اسکی مہمانی کا شرف عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ وہ اس کو لے کر گھر آیا اور اپنی بیوی سے کہا یہ اللہ کے رسولؐ کا مہمان ہے اس کی خاطر ومدارت میں کوئی کمی نہ رہنے پائے۔ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے۔ اس پر اس انصاری نے کہا ان کو کسی طرح بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے کیلئے اندر آئے تو دیا بجھا دینا اور اندھیرے میں ایسا ظاہر کریں گے۔ جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی انہوں نے کیا وہ مہمان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مہمان کھانا کھاتا رہا اور مہمان کو جتائے بغیر وہ خود میاں بیوی بھوکے رہے۔ صبح کو جب انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا۔ تم دونوں نے رات کو مہمان سے جیسا عمدہ اور اچھوتا برتاؤ کیا۔ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو رہا تھا۔
(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ)

کفالت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو کر کے اپنی رقوم براہ راست امانت کفالت یکصد یتامیٰ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔ فی الوقت ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار تک ماہوار ہے۔ الحمد للہ کہ اس وقت تقریباً گیارہ صد یتیم بچوں کی باحسن طریق کفالت کی توفیق مل رہی ہے۔

سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ

خلفائے احمدیت کے ادب واکرام کے بارے میں تفصیلی نصائح

جماعت احمدیہ جرمنی کو ان کے ایثار پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مبارکباد

اس عادت کو دوام بخشیں یہی نیکی جرمنوں اور غیر جرمنوں کے دل بدل کر احمدیت کے لئے راہیں صاف کر دے گی

جماعت احمدیہ جرمنی کے 23ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21-اگست 1998ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

من ہائیم۔ جرمنی 21-اگست 1998ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے 23ویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے خلفائے احمدیت کے ادب واکرام کے بارہ میں متوازن طریق اختیار کرنے کی نصیحت کی اور جماعت جرمنی کے ایثار کی غیر معمولی تعریف فرماتے ہوئے ان کو خوشخبری اور مبارکباد دی کہ جماعت جرمنی میں ایثار کا مادہ بہت پایا جاتا ہے آپ نے جماعت جرمنی کو اس نیک عادت کو جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت صاحب کا یہ خطبہ لائیو ٹیلی کاسٹ نہیں ہوا مگر اگلے روز (22-اگست) کو یہ خطبہ اور جلسہ کے دیگر پروگرام دکھائے گئے۔ انگلش عربی بنگالی اور فرنچ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ میں میں نے کہا تھا کہ بعض لوگ مجھے ٹکٹکی باندھ کر اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے رہتے ہیں جو ادب کے خلاف ہے۔ مگر اس خطبہ سے محتاط احمدیوں نے اپنے اخلاص کی وجہ سے یہ غلط نتیجہ نکالا کہ ہر شخص نظریں ہی نہیں سر بھی جھکائے ہوتا اس پر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کیا بات ہے تو پتہ چلا کہ اس خطبے کے مضمون کو غلط سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ میرا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ لوگ مجھے نہ دیکھیں یا ٹکٹکی لگا کر بھی نہ دیکھیں بلکہ اصل مقصد تو اس بات سے روکنا تھا کہ مسلسل آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے رہنا ادب کے خلاف ہے۔ حضرت صاحب نے سورہ حجرات کی آیات 2، 3 کی روشنی میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی بعض مثالیں بیان فرمائیں اور حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے حوالے سے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طریق کو ناپسند فرماتے تھے حضور ایدہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ادب کے واقعات بیان کئے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے دور کے رفقاء حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب، حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کے ادب کے طریق بیان فرمائے۔ ان میں سے کوئی بھی حضرت مسیح موعود کو مسلسل آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت مصلح موعود کا طریق ادب جو حضرت خلیفہ اول سے تھا اور حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب (جو حضور کے ماموں تھے) کا حضرت مصلح موعود کے ساتھ ادب کا طریق بیان فرمایا ان کی عادت یہ تھی کہ سیدھا آنکھوں میں دیکھنے کی بجائے ماتھے پر نظریں رکھتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے مزاج کی حدود کے اندر رہ کر سنت کی پیروی کر سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ان سب باتوں میں تکلف نہیں تھا۔ فرمایا کہ تکلف سے ادب اور محبت نہ کریں بلکہ طبعی جذبات کے ساتھ ایسا کریں۔ اور اعتدال کے ساتھ کام لیں۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت جرمنی کو ان کی ایثار کی حسین عادت پر خوشخبری اور مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ اس جلسے پر جرمنی کے 20 ہزار مرد اور عورتیں ایثار سے کام لیکر مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اس میں بچے بھی شامل ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس نیکی کو دوام دیں۔ سچا ایثار ہمیشہ خدا کے قریب کرتا ہے۔ یہ ایثار طبعی جوش سے کریں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود مہمانوں کی خدمت کے لئے خود تکلیف اٹھاتے تھے، ساری رات سردی سے ٹھٹھرتے رہے مگر اس میں لذت محسوس کی۔

حضور نے فرمایا آجکل یعنی جلسے کے ایام میں انکسار سیکھنے کا موقع ہے۔ سخت طبیعت کے لوگ بھی مہمان نوازی کا مزا لوٹ سکتے ہیں۔ اس بارے میں اپنا تجزیہ کریں کہ بعد میں یہ عادت قائم رہے۔ اگر بعد میں بھی عادت جاری رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ بیوی سے، بچوں سے، ملنے جلنے والوں سے غرضیکہ سب سے ایثار کا مظاہرہ کریں گے۔ خود تنگی اٹھا کر دوسروں کے لئے قربانی کر کے مزا اٹھائیں گے۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے حوالے سے یہ مضمون واضح کیا اور فرمایا کہ ایثار میں دیوثی اور بے غیرتی نہ ہو۔ ایثار تو خدا کے نزدیک ہو جانے کا نام ہے۔ دوری کا نام نہیں۔ جرمنی کے ماحول میں یہ بات ہمہ گیر اور ہر وقت تقاضا کرتی ہے۔ مثلاً یہ نہ ہو کہ مہمان آیا تو گھر والوں کا پردہ ختم کرا دیا کہ مہمان بے تکلف گھر میں پھرے۔ یہ باتیں درست نہیں ہوتیں۔

حضور نے فرمایا جرمنی کی جماعت کو ایثار کی ایسی توفیق ملی ہے کہ میں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی دعائیں ان کے لئے کرتا ہوں۔ ان کے ایثار پر عش عش کر اٹھتا ہوں۔ کبھی ایک بھی رات ایسی نہیں، حضور نے دوہرایا ایک رات بھی ایسی نہیں کہ میں نے جرمنی کی جماعت کے ایثار کی وجہ سے ان کو دعاؤں میں یاد نہ رکھا ہو۔ آپ نے فرمایا اس ایثار سے چمٹے رہیں۔ اس کو فطرت ثانیہ بنالیں۔ سب قوموں سے ایثار کریں یہ ایثار ہی ہے جو جرمنوں اور غیر قوموں کے دل بدل دے گا۔ اور احمدیت کے لئے ان کے دل کی راہیں صاف ہو جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ: مکرم حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

بقیہ کلاس نمبر 267

○ کلاس نمبر 267 ریکارڈ شدہ 9۔ اپریل 97ء جو 7۔ اگست 98ء کو نشر ہوئی۔

یہ 1953ء کے واقعات ہیں۔ اس کے بعد تحقیقاتی عدالت کے واقعات بیان کئے اور فرمایا 1953ء کے بعد خدا نے جماعت کو بہت ترقی دی اس سے پہلے جماعت کا بجٹ ہزاروں میں تھا سوچو ذرا کتنا تھوڑا تھا اور 1953ء کے بعد تو لاکھوں میں ہو گیا۔ 1974ء میں بجٹ 25 لاکھ ہو گیا ایک مخالف احمدیت عبدالرحیم اشرف صاحب نے اپنے رسالہ میں لکھا کہ جماعت اتنی ترقی کر گئی ہے کہ 25 لاکھ ان کا بجٹ ہو گیا 25 لاکھ روپے سوچو ذرا اس زمانے میں مجھے یاد ہے کہ 74ء کے دنوں میں جتوئی صاحب جو وزیر تھے دورہ کرتے ہوئے ربوہ سے گذرے میرے چونکہ واقف تھے پیپلز پارٹی سے پہلے ہی۔ میں جب گیا تھا تو انہوں نے میری دعوت کی تھی مجھے بلایا تھا پرانے لوگوں میں اچھی وضع داری تھی کہ جو مشہور خاندان تھے ان سے یہ تعلق رکھا کرتے تھے مذہب کی وجہ سے ترک نہیں کرتے تھے اس لئے یہ میرے پرانے واقف ہیں اس وقت چھوٹے تھے مجھ سے۔ یہ بھی گذرے ربوہ کے پاس سے تو انہوں نے کہا میں بھی دیکھوں ربوہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو جب پتہ چلا انہوں نے میرے ذمے لگایا کہ میں ان کو پھراؤں۔

جب میں نے پھرایا تو وقف جدید کا دفتر دکھایا جہاں میں کام کیا کرتا تھا پھر تحریک جدید کا دفتر دکھایا جہاں میرے بڑے بھائی مرزا مبارک احمد انچارج تھے (یہاں کے بچے ان کو مل کے آئے ہیں بہت خوش ہیں ان سے کہتے ہیں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے لندن والوں کا بہت خیال رکھا ہے بہت ان کو پیار دیا ہے) میں وقف جدید جا رہا تھا انہیں کے ساتھ موٹر میں بیٹھ کر تو تحریک جدید کے سامنے سے گذرے کہتے یہ کیا ہے؟

میں نے کہا یہ آپ لوگوں نے ہمیں تحفہ دیا تھا کہتے ہم نے کب دیا تھا تحفہ؟ میں نے کہا یہ 1934ء میں دیا تھا حیران ہوئے 1934ء میں ہم نے تحفہ دیا تھا میں نے کہا احرار نے جو موومنٹ چلائی تھی قادیان میں اور اعلان کیا تھا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور احمدیت قادیان ہی میں دفن ہو جائے گی۔

اور کہا تھا لوگ پوچھیں گے احمدیت کیا ہوتی ہے تو قادیان والے کہیں گے ہمیں نہیں پتہ کیا چیز ہے وہ۔ میں نے کہا، اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید چلائی اور ساری دنیا میں مشن قائم ہونے شروع ہو گئے یہ وہ تحریک جدید کا دفتر ہے جو آپ لوگوں نے تحفہ دیا گویا آپ نے کہا ہم مٹا دیں گے تو اللہ نے کہا اچھا پھر میں بتاتا ہوں تمہیں کس طرح مٹائے جاتے ہیں۔ وہ آواز قادیان میں بند ہونے کی بجائے سب دنیا میں پھیل گئی پھر وقف جدید آگیا کہنے لگے یہ کیا ہے (جہاں میں کام کرتا تھا) میں نے کہا یہ بھی آپ نے تحفہ دیا تھا کہتے ہیں کب؟ میں نے کہا 1953ء میں۔ 1953ء میں جو آپ نے تحریک چلائی کہ سب کچھ مٹا دیں گے گاؤں گاؤں سے احمدیت مٹا دیں گے اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کی بنیاد ڈالی۔ 1958ء میں ڈالی تھی مگر 53ء کے حالات کے مقابل پر دیہاتوں کو منظم کرنے کے لئے۔ اس کا میں انچارج مقرر ہوا۔ اور سارے پاکستان میں مربی پھیل گئے بڑی زبردست تحریک چلی جماعت کے چندوں میں برکت پڑی۔ پھر کوئی اور بات ہوئی 74ء کے متعلق میں نے ان سے کہا کہ دیکھیں یہ دو تحفے اللہ نے دیئے ہیں آپ کی وجہ سے اب 74ء میں جو تحریک چلی ہے (وہ 74ء کے بعد آئے تھے نا) 74ء میں جو آپ لوگوں نے تحریک چلائی ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ہمیں بہت زیادہ بڑھا دے گا پہلی تحریک سے پہلے جو ہزاروں میں بجٹ تھا 1934ء میں دوسری تحریک سے اللہ نے لاکھوں میں کر دیا آپ کی تحریک سے پہلے کروڑوں میں ہو چکا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ یہ ضرور اربوں میں پہنچے گا میں نے ان سے کہا کہ آپ دیکھ لینا کہ اب اللہ تعالیٰ نے ہزاروں کو لاکھوں بنایا لاکھوں کو کروڑ بنایا اب کروڑ کو ارب بنا دے گا اب مجھے نہیں پتہ تھا کہ میرے زمانے میں یہ ہو جائے گا اس زمانے میں آدمی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جماعت کا بجٹ بلینز میں چلا جائے گا اب ایک ایک احمدی ایسا ہے جو کئی کئی کروڑ روپیہ دے رہا ہے ایک ایک تحریک کے اوپر ایک ایک بلین خدا تعالیٰ عطا فرما رہا ہے جو ہم خرچ کر رہے ہیں تو واقعتاً اس دور میں بلینز میں پہنچ گیا اب جتوئی صاحب اگر سن رہے ہوں تو پوچھ لیں ان سے کہ یہ باتیں آپ کو یاد ہیں کہ نہیں اب دیکھ لیں اللہ نے ہر وعدہ پورا کیا ہے اور وہ جو روکنے کی بات تھی جب وہ کہتے تھے کہ ہم یہاں روک دیں گے اللہ تعالیٰ جماعت کو وہاں سے نکال لیتا تھا اب دیکھ لو کہتے تھے ان کی آواز بند کریں گے اب یہ ایم ٹی اے کیا ہے؟ ایک صاحب نے لکھا اب ہم ان کی آواز کیسے بند کریں گے اب تو مرزا طاہر احمد ہمارے گھروں میں گھس گیا ہے ایک شخص نے بتایا اپنے ایک احمدی دوست کو کہا تم لوگوں نے تو میرا گھر برباد کر دیا بچہ جو ہے میرا مجھے ایم ٹی اے کے سوا کچھ دیکھنے ہی نہیں دیتا۔ اب یہ کتنے غضب کی تاریخ ہے کتنی یاد رکھنے والی باتیں ہیں۔

یہ بات یاد کیا کرو اپنے گھروں سے شروع کرو اپنے ابا امی نانا، نانی دادا، دادی ان کی باتیں سنو اور یاد رکھو کہ وہ کیا لوگ تھے کیا کیا انہوں نے نشان دیکھے ایسٹ افریقہ کے بعض بزرگ ہیں ان کے میں نے واقعات اکٹھے کروائے ہیں حیران رہ گیا ہمارے بعض احمدی ڈاکٹر تھے ان کے واقعات پڑھیں۔ اردو کلاس میں کبھی یہ بھی باتیں کریں گے۔

اب وقت ختم ہے خدا حافظ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غزل

مجھ کو فنا سے ہے غرض اور نہ بقا سے ہے غرض
بندۂ عشق ہوں ترا، تیری رضا سے ہے غرض

قدر کوئی کرے نہ کرے گر نہ کرے تو غم نہیں
مسلک بندگی ہے یہ ہم کو وفا سے ہے غرض

اس کی پسند ہو نہ ہو صرفِ سجود ہے جبیں
حسنِ قبول دے نہ دے ہم کو دعا سے ہے غرض

مشقِ ستم ہے مدّعا۔ رحم کریں تو کیوں کریں
کوئی مَرے جیئے کوئی ان کو جفا سے ہے غرض

کیوں غمِ ہجر سے مروں کیوں نہ شہیدِ لطف ہوں
تجھ کو اے نگاہِ شوخ میری قضا سے ہے غرض

غنچۂ آرزو مرا چشمِ کرم کا منتظر
اس کو بہار سے غرض اور نہ صبا سے ہے غرض

جذبہ شوق سے مرے اُٹھ کے گلے سے کیوں ملے
اس کی نگاہِ ناز کو شرم و حیا سے ہے غرض

خوں کسی کا ہو تو ہو زینتِ حسن ہو فزوں
دستِ حنا پسند کو رنگِ حنا سے ہے غرض

دردِ دلِ حزیں مرا آپ ہی چارہ ساز ہے
مجھ کو طبیب سے غرض اور نہ دوا سے ہے غرض

مرے تصوّروں کی جان اور مِرے دل کا رازدان
ہے وہ خدائے دو جہان اس کی رضا سے ہے غرض

بزم میں ان کی جائے کیوں گوہرؔ انہیں بلائے کیوں
اسکو کسی سے کام کیا جسکو خدا سے ہے غرض

(حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہرؔ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ کے جلسہ سالانہ خواتین 98ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

احمدی عورتیں تقدیر بدل سکتی ہیں

مردوں سے مسابقت کے حوالہ سے احمدی خواتین کی نمایاں خدمات کا تذکرہ

جلسہ سالانہ برطانیہ 98ء کے دوسرے روز یکم اگست 98ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے جو خطاب فرمایا اس کی مختصر خبر 5۔ اگست 98ء کے الفضل میں شائع کی جاچکی ہے۔ اب اس اہم خطاب کا نسبتاً تفصیلی خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔

(ادارہ)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ آل عمران کی آیت ۱۱۱ کی تلاوت کے بعد فرمایا مستورات کے متعلق دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں کہ دین ان کے حقوق ادا نہیں کرتا اور یہ کہ دین نے ان کو سوسائٹی کا بے کار حصہ بنا کر رکھا ہوا ہے۔ آج کے خطاب میں میں یہ بتاؤں گا کہ احمدی مستورات ان مستورات سے بالکل مختلف ہیں جن کا تصور مغرب نے اختیار کر رکھا ہے وہ عملی زندگی کے بہت سے میدانوں میں مردوں سے مسابقت اختیار کرچکی ہیں بلکہ بہت سے میدانوں میں تو مردوں سے آگے نکل چکی ہیں خصوصاً دعوت الی اللہ کے میدان میں، خدمت خلق کے میدان میں اور مہمان نوازی کے تقاضے ادا کرنے کے میدان میں وہ بہت نمایاں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بعض صحابیات کی مہمان نوازی کی مثالیں بیان فرمائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ تصور بالکل غلط ہے کہ اسلام جنگوں کے نتیجہ میں پھیلا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام حسن خلق سے پھیلا ہے۔

لجنہ اماء اللہ غانا

حضور ایدہ اللہ نے عورتوں کی نمایاں خدمات کے ذکر میں سب سے پہلے لجنہ اماء اللہ غانا کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ غانا میں بکثرت ہونے والی دعوت الی اللہ میں لجنہ اماء اللہ غانا کی خاموش خدمات کا بہت بڑا دخل ہے۔ ان کی خدمات کی ساری تفاصیل محفوظ نہیں ہیں۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ اگر لجنہ غانا کی یہ خواتین اس قدر مہمان نوازی کی خدمت نہ کرتیں تو غانا میں اس وسیع پیمانے پر دعوت الی اللہ کا کام ممکن نہ تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صرف یہی نہیں بلکہ لجنہ غانا نے دینی تعلیم کے لئے اپنے سکول قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں مختلف علاقوں سے خواتین اور بچیاں آتی ہیں۔ آکر دین سیکھتی ہیں اور پھر واپس اپنے اپنے علاقوں میں جاکر دوسری عورتوں کو دین سکھاتی ہیں۔ مردوں کے لئے تو دینی مدارس قائم ہی ہیں وہاں کی عورتوں نے عورتوں کی دینی تعلیم کے لئے بھی مدرسے قائم کر رکھے ہیں۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لجنہ غانا کی ایک مثال ایسی ہے جو یورپ کی جماعتوں کے لئے بھی قابل تقلید مثال ہے۔ وہ یہ ہے کہ لجنہ غانا کی عورتیں ایسی عورتوں کی بھی فہرستیں بناتی ہیں جو پہلے کبھی احمدی تھیں مگر اب احمدیت سے دور ہو چکی ہیں لجنہ غانا کی عورتیں ان عورتوں تک پہنچتی ہیں ان کو دوبارہ دعوت الی اللہ کرتی ہیں اور اللہ کے فضل سے ان کو پھر سے احمدی بنا دیتی ہیں۔ جو احمدیت میں کمزور ہیں ان کو مختلف ذرائع سے احمدیت میں سرگرم کر دیتی ہیں۔ خدا کے فضل سے اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

طبی امدادی خدمت کے سلسلہ میں بھی حضرت صاحب نے غانا کی احمدی عورتوں کی خدمات کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ گو اس قسم کے کام اور ملکوں میں بھی ہو رہے ہیں مگر غانا کی مثال ان میں سے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس لئے میں نے ان کا خاص طور پر ذکر کرنا ضروری سمجھا ہے۔

خدمت قرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دعوت الی اللہ کا ایک بہت موثر ذریعہ خدمت قرآن ہے۔ یعنی قرآن کریم کی ترویج و اشاعت اور قرآن کی تعلیم دینا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں غانا کی لجنہ کے اس کام سے بہت خوش ہوں۔ بہت عمدگی سے لجنات خواتین اور بچوں کی خدمت کر رہی ہیں پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی یہ خدمت جاری ہے۔ خصوصاً غانا میں مشرق سے لے کر مغرب تک یہ کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، جرمنی، انڈونیشیا اور تمام افریقی ممالک میں یہ خدمت انجام دی جا رہی ہے۔ اس کا بالواسطہ فائدہ دعوت الی اللہ کو حاصل ہو رہا ہے۔ پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش وغیرہ میں یہ کام بہت مشکل ہے۔ ہر وقت نظر رکھنی پڑتی ہے۔ کہ کوئی شریر شخص عورتوں کی بے حرمتی کا سبب نہ بن جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ سب کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ عورتوں کا اس بارے میں خیال رکھیں کہ عورتوں کی حرمت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ دعوت الی اللہ کے کام کو تو بغیر حکمت کے سرانجام دیا ہی نہیں جا سکتا خدمت قرآن کا کام بھی حکمت کا تقاضا ہے۔ کسی شریر کو شرارت کا موقع نہ دیں۔

قرآن کریم کی تقسیم و اشاعت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تقسیم و اشاعت کا کام بہت اہم ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی اس طرف بھی بہت توجہ ہے۔ ایک البانوی احمدی خاتون نے جو جرمنی میں رہتی ہیں ان کو اس طرف خاص توجہ پیدا ہوئی چنانچہ وہ اب تک البانوی لوگوں میں قرآن کریم کے 100 نسخے خرید کر تقسیم کرچکی ہیں۔ اور جن کو یہ قرآن کریم دیئے گئے ہیں ان کے دلوں میں از خود احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اور احمدی عورتوں کو موقعہ مل گیا کہ وہ احمدی تراجم کا دیگر تراجم سے موازنہ کرسکیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں تراجم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

لجنہ جرمنی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لجنہ اماء اللہ جرمنی بہت بڑی خدمت انجام دے رہی ہے۔ انتھک خدمت کی سعادت پارہی ہے یہ خواتین صرف خواتین کے لئے خصوصیت سے دعوت الی اللہ کے مقصد کے لئے دینی سٹال لگاتی ہیں۔ یہ بہت اہم کام ہے۔ اس طرح وہ احمدیت کا لٹریچر گھروں میں پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

لائبریریوں میں لٹریچر رکھوانا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک اور بہت اہم کام لائبریریوں میں لٹریچر رکھوانا ہے۔ یہ بہت اہم کام ہے۔ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اس کا سرسری ذکر کرنے سے آپ کے تصور میں اس کام کی وسعت نہیں آسکتی۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ صرف برطانیہ میں ایک لاکھ سے زائد لائبریریاں ہیں۔ اور اگر سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں اور دیگر اداروں کی لائبریریوں کو شمار کیا جائے تو ہرگز بعید نہیں کہ ان کی تعداد دس لاکھ سے بھی اوپر نکل جائے۔ یہ کام اس لحاظ سے بہت محنت طلب کام ہے کہ لائبریریوں کے لائبریرین صاحبان کو مطمئن کرنا پڑتا ہے کہ یہ لٹریچر ان کی لائبریری کی زینت ثابت ہوگا۔ اس مقصد کے لئے حضور ایدہ اللہ نے ناروے کی مثال دی جہاں لٹریچر رکھوانے کے لئے لائبریرین سے لمبی بحثیں کرنا پڑیں۔ اس کی وجہ بتاتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ بدقسمتی سے مغربی ملکوں میں یہ تصور جڑ پکڑ گیا ہے کہ دین نعوذ باللہ ظلم اور جبر و تشدد اور دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اگر یہ لٹریچر رکھا گیا تو اس سے دہشت گردی کو تقویت ملے گی اور ان کے ملک کا امن برباد ہو جائے گا۔ ان کو بتانا پڑتا ہے کہ یہ نظریات غلط ہیں۔ سارے مغربی ممالک کا یہی حال ہے اس لحاظ سے یہ کام بڑا مشکل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ وہ میدان ہے جو احمدی خواتین کے لئے کھلا ہے۔ اس میں وہ مردوں کے مقابل کھلی دوڑ لگا سکتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ احمدی خواتین اس شعبے میں بھرپور توجہ دیں اور فاستبقوا الخیرات کا ایسا نمونہ دکھائیں کہ مرد بھی ان کے ساتھ آگے آئیں۔ اس معاملے میں ضروری نہیں کہ مرد ان کے ساتھ ہوں وہ مردوں کو اس معاملے میں شکست بھی دے سکتی ہیں۔

ایم ٹی اے کی ویڈیوز اور آڈیوز کی تقسیم

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعے جو خدمت ہو رہی ہے وہ بہت ہی اہم ہے۔ لیکن کسی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ تمام پروگرام دیکھ سکے۔ 24 گھنٹے پروگرام آتے ہیں ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر مصروف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ویڈیوز تیار کی جائیں تاکہ ہر دیکھنے والا اپنے فراغت کے وقت استفادہ کر سکے۔ حضور ایدہ اللہ نے بطور مثال اردو کلاس کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ اردو سکھانے کے لئے یہ کلاس بہت مفید رہی ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانے والے بچے اور بڑے باقاعدگی سے کاغذ پنسل لے کر بیٹھیں اور نوٹ کریں۔ خدا کے فضل سے بہت سے ایسے بچے جنہوں نے اس کلاس سے فائدہ اٹھایا ہے وہ بڑی شستہ اردو میں مجھے خط لکھتے ہیں اور ساتھ بتاتے ہیں کہ ان کو اردو کی تدریس کا اس کلاس کے سوا اور کوئی انتظام نہیں تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں والدین کو مشورہ دیتا ہوں ماں باپ بچوں کو کاپی پنسلیں دے کر بٹھائیں اور انہیں کہو کہ توجہ سے دیکھیں ان کا امتحان لیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ پیشکش بھی فرمائی کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب یہ ویڈیوز دیکھ لی جائیں تو ہمیں واپس دے دیں۔ ہم ان کے پیسے بھی واپس کر دیں گے۔ اس طرح سے مفت میں ان کو ویڈیوز مہیا ہو سکیں گی۔ صرف ڈاک کا خرچ پڑے گا۔ وہ بھی اس طرح سے بچایا جا سکتا ہے کہ لوگ آتے جاتے رہتے ہیں ان کے ذریعے بھجوائی جا سکتی ہیں۔

اردو پر زور دینے کی وجہ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اردو پر ہم اس لئے زور دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب اردو میں ہیں۔ میں بھی اکثر علمی تقاریر اردو میں ہی کرتا ہوں۔ بعض دفعہ دوسری قوموں کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ناواجب طور پر اردو کی خدمت کی جا رہی ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے اور اس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ میں نے ہر ملک کو ہدایت کی ہے کہ وہاں پر بسنے والے احمدی وہاں کی مقامی زبان سیکھیں۔ جرمنی میں زیادہ تر پاکستان کی لجنات ہیں ان کو بھی یہی ہدایت ہے اور جو جماعت اس میں سستی کرتی ہے میں سختی سے ان کی بازپرس کرتا ہوں۔ اس لئے اس تحریک کے پیچھے یعنی اردو زبان سیکھنے کی تحریک کے پیچھے کوئی تعصب کارفرما نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہم نے لوگوں کے دل جیتنے ہیں۔ اور دل جیتنے کے لئے اس ملک کی زبان سیکھنا ضروری ہے۔ اگر آپ یعنی لجنات اس ملک کی زبان سیکھیں گی تو نئی آنے والی نسلیں یہ سمجھیں گی کہ ہم ان ہی میں سے ہیں۔ اس کے بعد وہ تربیت کے لئے خود کو پیش کر دیں گی۔ دوسرے یہ کہ جب یہ قومیں اردو سیکھیں گی تو حضرت مسیح موعود کی کتب کا خود مطالعہ کر سکیں گی۔ اور اردو کو جو عالمی حیثیت حاصل ہے اس کا بھی فائدہ انہیں پہنچے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ لجنہ جرمنی کی جن خواتین نے مقامی جرمن سیکھی ہوئی ہے وہ خود مجالس سوال و جواب لگاتی ہیں۔ اور امید ہے کہ تسلی بخش جواب ہی دیتی ہوں گی ورنہ لوگ ان کی مجالس میں کیوں آئیں گے؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تاہم اگر کسی سوال کا جواب نہ آئے تو اس موضوع پر میری ویڈیوز سنیں۔

معلّمات کی تیاری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت جرمنی کی لجنات ایک اور بہت اہم کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے مختلف ممالک کی خواتین کی تربیت کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور معلّمات تیار کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ لجنہ جرمنی کی کوششوں سے جرمن، البانین، بوسنین، رومانی اور افغانی معلّمات تیار کرنے کا کام جاری ہے۔ اس کا سہرا لجنہ مرکزی کے سر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سہرا تو مردوں کے سر ہوتا ہے۔ اس لئے مرکزی لجنہ کے سر پر اس کام کا جھومر ہے۔ تاہم سارا کام مقامی لجنہ نے کیا ہے۔ اس میں ادنیٰ سا بھی مبالغہ نہیں ہے۔

لجنہ انڈونیشیا کی دلچسپ مثال

حضور ایدہ اللہ نے لجنہ اماء اللہ کی شاندار کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے لجنہ انڈونیشیا کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ انڈونیشیا کی لجنہ نے ایک ایسا کام کیا ہے جو غالباً دنیا بھر میں اور کسی جگہ نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا انڈونیشیا سے اس دفعہ کم لجنات آئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ملک کے اقتصادی حالات خراب ہیں۔ تاہم جو آئی ہیں ان کو خوشی ہو گی کہ میں لجنہ انڈونیشیا کی خدمات کا ذکر کر رہا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک گاؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے انہوں نے جانا تھا۔ وہاں پر لجنہ نے وقار عمل کر کے تین کلومیٹر لمبی سڑک بنا ڈالی۔ اس سڑک کا گاؤں والوں کو بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ اور ان کا احساس تشکر بیدار ہوا ہے جس کے نتیجے میں احمدیت کی طرف ان کی توجہ مبذول ہوئی ہے۔ چنانچہ یہ سڑک بننے کے بعد اب تک اس گاؤں میں 500۔ افراد احمدی ہو چکے ہیں۔

غریبوں کے گھر جا کر وقار عمل کریں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بارے میں بعض تجاویز میرے ذہن میں ہیں۔ بہت سے ممالک میں یہ ممکن نہیں کہ سرعام اس طرح نکل کر خواتین وقار عمل کر سکیں۔ بلکہ اکثر ممالک میں ممکن نہیں۔ پاکستان ہندوستان بنگلہ دیش اور یہاں انگلستان میں بھی ایسا ممکن نہیں۔ انڈونیشیا کے اپنے حالات ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لیکن وقار عمل کا ایک میدان ایسا ہے جو کھلا ہے۔ وہ یہ ہے کہ غریبوں کے گھر جا کر وقار عمل کریں۔ غریب گھر امیر ترین ممالک میں بھی مل جاتے ہیں۔ امریکہ میں اتنے غریب گھر ہیں کہ ان کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے گھروں میں جائیں اور ان کی خدمت کریں۔ احمدی خواتین خواہ کسی بھی ملک سے تعلق رکھتی ہوں ہمارے مذہب کا تقاضا ہے اور ہمارے مذہب کی تعلیم یہ ہے کہ خدا کے بعد اللہ کے بندوں کی خدمت کرو۔ اس کا مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسی احمدی خدمت کرنے والیوں کی خدمات کے ذریعے دین حق کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ حضرت صاحب نے ایسے گھروں کے بارے میں فرمایا مثلاً نیویارک میں بہت گندے گھروں میں لوگ رہتے ہیں۔ جو گھر اجڑا ہوا ہو۔ جہاں سکون سے بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ ہو ایسی مائیں پھر بچوں پر بھی ظلم کرتی ہیں۔ ایسے گھروں کے بچے گھر چھوڑ کر گلیوں میں نکل آتے ہیں۔ ان سے ایسے سخت بد نتائج پیدا ہوتے ہیں جن کا سلسلہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ دنیا کے ہر ملک کی لجنات ایسے گھروں کو تلاش کر کے ان کو رہن سہن کے طریق سکھائیں۔ احمدی خواتین خادمائیں بن کر ان کو وہ طریق سکھائیں جن سے وہ غافل ہیں۔ ایسے گھر انگلستان میں امریکہ میں اور جرمنی میں بھی موجود ہیں۔ احمدی خواتین تو دین کی خادمہ ہیں۔ اس کی خدمت سے یہ سلسلہ پھیل سکتا ہے۔ جس جگہ آپ یہ کام شروع کریں گے وہاں گردوپیش میں کچھ باتیں اور سرگوشیاں ہوں گی کہ یہ تو بڑا اچھا کام ہے۔ پھر آپ اردگرد کی عورتوں کو بھی اس میں شامل کریں۔ اور کہیں کہ یہ نیکی کا کام ہے اس میں ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ اس میں تمہارا احمدی ہونا ضروری نہیں۔ اس طرح جیسے خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے نیکی کی ایک رو جاری ہو جائے گی اور احمدی عورتیں بنی نوع انسان کی بہت عظیم خدمت بجالانے والی ہو جائیں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں احمدی خواتین کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس مہم پر کوئی معمولی اخراجات اٹھتے ہوں اور وہ ان کے پاس میسر نہ ہوں تو اللہ کے فضل سے میں اس کا انتظام کر دوں گا۔ اس طرح سے اس کام میں کوئی روک بھی نہ رہے گی۔

اگر 50 فیصد عورتوں کی اصلاح ہو جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے ایک الہام کے حوالے سے فرمایا تھا کہ اگر 50 فیصد عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو ساری دنیا فتح ہو جائے گی۔ ساری جماعت کی اصلاح ہو جائے گی آپ میں سے ہر ایک اس پر غور کرے۔ اپنے نفس سے سوال کرے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر میں یہ کہوں کہ ایک فیصد کی بھی اصلاح ہو چکی ہے تو مبالغہ ہو گا۔ کیا ایسی عورتیں آئندہ نسل کی تربیت کر سکیں گی۔ میں افسوس سے ذکر کرتا ہوں کہ ابھی ایک فیصدی کی بھی اصلاح نہیں ہوئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ احمدی عورتوں کی تعداد ایک کروڑ ہو چکی ہے۔ اگر ان میں سے 50 فیصد کی اصلاح ہو جائے تو یہ اگلی نسل کو ایسی مائیں دے سکیں گی جن کے پاؤں تلے جنت ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب میں خطاب کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ عورتیں اتنی متاثر ہوتی ہیں کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سب کی اصلاح ہو چکی ہے۔ پھر جب گھر جاتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے اکثر تو مذہب کی بنیادی تعلیمات سے بھی واقف نہیں۔ ان کو نماز کے لوازمات یاد نہیں۔ قرآن صحیح پڑھنا نہیں آتا۔ آپ دنیا کو جس طرف بلا رہی ہیں پہلے اپنے آپ کو تو اس طرف آوازیں دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں کہتا ہوں کہ میں کس دف سے منادی کروں کہ آپ کے کان کھل جائیں اور کان سننے لگیں۔ بار بار کہنے کے باوجود عملی تربیت کی بہت بھاری گنجائش موجود ہے۔ ایک ہی راستہ ہے کہ مائیں تربیت کے لحاظ سے بیدار ہو جائیں۔ آنحضرت ﷺ کی ہدایت کے تابع مائیں اپنے بچوں کے لئے اپنے پاؤں تلے جنت پیدا کریں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ان ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہوتی ہے جو اپنے بچوں کو جنت جانے کے طریق بتاتی ہیں۔ جو نہیں سکھاتیں۔ اللہ جانتا ہے کہ ان کے پاؤں کے نیچے کیا ہے؟ جنت تو نہیں ہو سکتی کچھ اور ہی ہو گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا عملاً اصلاح بہت مشکل کام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ باتیں میں نے بار بار کی ہیں۔ لیکن یہ تکرار نہیں ہے۔ یہ اصرار ہے۔ میں یہ باتیں دوہراتا چلا جاتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ عملاً اصلاح بہت مشکل کام ہے۔ غیر معمولی توجہ چاہتا ہے۔ بہت رکاوٹیں ہیں۔ زبان بھی حائل ہے۔ بہت سی ایسی خواتین ہیں کہ جب تک ان کے ساتھ پنجابی میں تقریر نہ کریں ان کو کچھ سمجھ ہی نہیں آتی۔ بعض اوقات تو اردو دان طبقہ کو بھی بات سمجھانی مشکل ہو جاتی ہے اس لئے میں بار بار تکرار کر کے بات سمجھاتا ہوں۔ یہ تکرار دراصل اصرار ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا بھی یہی طریق تھا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھ کر دیکھ لیں اتنی تکرار ہے مضامین کی کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ تکرار نہیں یہ تو بات سمجھانے کی کوشش ہے۔ جہاں بھی ایک بات دوبارہ بیان ہوئی ہے وہیں اس کا کوئی نہ کوئی نیا پہلو بیان ہوا ہے۔

ایک نیک خاتون کی مثال

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دینی خدمات کے لئے کسی گہرے علم کی ضرورت نہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک نیک خاتون کی مثال بیان فرمائی۔ اور فرمایا کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ بظاہر ان پڑھ تھیں لیکن ان کی سادہ باتیں سن کر کثرت سے خواتین احمدی ہوتی تھیں۔ ایک دفعہ ایک عورت نے کہا کہ بتائیں کہ یہ علم آپ نے کہاں سے حاصل کیا آپ کی بات میں کہاں سے اثر آیا؟ انہوں نے کہا کہ دو باتیں میں بتاتی ہوں ایک یہ کہ میں اللہ سے ڈرتی ہوں اور دوسرے یہ کہ میں اللہ سے محبت کرتی ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اتنی عظیم الشان بات ہے کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں کہ کس طرح ساری زندگی کے لئے یہ رہنما اصول طے ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتی تھیں کہ میں اللہ سے اس لئے ڈرتی ہوں کہ میں کسی بھی پہلو سے اس کی رضا جوئی سے محروم نہ ہو جاؤں۔ اس لئے ڈرنے کا طبعی تقاضا ہے کہ میں اس سے محبت کروں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ساری نصیحتیں ایک طرف اور یہ مرکزی نصیحت ایک طرف۔ اللہ سے ڈرو اس سے محبت کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قلوب کو فتح کئے بغیر اذہان کی فتح نہیں ہو سکتی۔ یہ عذر کہ آپ کی تعلیم کم ہے اور زبانیں نہیں آتیں۔ اول تو زبانوں کی طرف توجہ کریں۔ پھر یہ بات یاد رکھیں کہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب- نائب وکیل وقف نو

کلوننگ (CLONING) کیا ہے؟

گذشتہ سال دنیا بھر میں کلوننگ پر بہت مباحثات ہوتے رہے اور کیا سائنس دان اور کیا عوام سب ہی اس کے فوائد اور نقصانات پر زور و شور سے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ لیکن چونکہ یہ مسئلہ حیاتیاتی سائنس سے تعلق رکھتا ہے اس لئے بہت سے لوگ جو اس سائنس سے پوری طرح واقف نہیں یہ سوال کرتے رہے کہ کلوننگ ہے کیا؟

اس کے مختصر سے تعارف میں عرض ہے کہ دنیا میں تمام جاندار اشیاء خلیات یا Cells سے بنی ہوئی ہیں اور یہ خلیات کسی بھی جاندار شئے کی بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کی مثال اس طرح سمجھی جاسکتی ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی عمارت ہو یا چھوٹا سا مکان اینٹوں سے تعمیر شدہ ہوتا ہے۔ یا کہا جاسکتا ہے کہ اس عمارت یا مکان کی بنیادی اکائی اینٹ ہے۔ اگر اس مکان میں سے اینٹیں نکال دی جائیں تو کچھ بھی باقی نہیں بچتا۔ اسی طرح جاندار اشیاء خواہ وہ پودے ہوں یا جانور خلیوں سے مل کر بنے ہوتے ہیں اور دراصل ہر جاندار شئے میں یہ خلیات ہی ہیں جو حیات کا مادہ رکھتے ہیں۔ ہمارے جسم میں جلد' ہڈیاں' دماغ' گوشت' گردے' پھیپھڑے وغیرہ دراصل بہت چھوٹے خلیات پر مشتمل ہوتے ہیں ہم جو غذا کھا کر توانائی پیدا کرتے ہیں وہ انہی مختلف حصوں کے خلیات میں پیدا ہوتی ہے۔ ہماری زندگی دراصل انہی چھوٹے چھوٹے خلیات کے زندہ ہونے پر موقوف ہے جو کھربوں کی تعداد میں ہمارے جسم میں موجود ہیں۔

اس کو مزید واضح کرنے کے لئے چشم تصور سے ایک شہر کا مشاہدہ کریں جس میں لاکھوں کروڑوں افراد بستے ہوں۔ اس شہر کی زندگی کی نشانی ان کروڑوں افراد میں سے ہر فرد کا وجود ہے۔ یہ تو ہوتا ہے کہ اس شہر میں روزانہ ہزاروں لوگ مرتے ہیں اور ہزاروں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن تمام کا تمام شہر اپنی کل تعداد افراد کے لحاظ سے یکساں رہتا ہے۔ اگر اس شہر کی تمام کی تمام آبادی یکدفعہ موت کا شکار ہو جائے تو وہ شہر مرجائے گا۔

ہمارا جسم یا کسی بھی جاندار شئے کا جسم دراصل ایک شہر کی مانند ہے۔ ایک ایسے بڑے شہر کی مانند جس میں افراد کی جگہ پر خلیات ہیں۔ ان میں سے ہر خلیہ اپنی جگہ پر زندگی سے بھرپور ہے۔ اور ان کی اجتماعی زندگی ہی دراصل وہ چیز ہے جسے ہم کسی فرد کی زندگی قرار دیتے ہیں۔

اسی شہر کا تصور میں پھر سے جائزہ لیں۔ جہاں جہاں انسان نے اجتماعیت کے ساتھ بسنا سیکھا ہے وہاں مختلف پیشے نمایاں ہو کر سامنے آئے ہیں۔ مثلاً شہروں میں مختلف افراد نے مختلف پیشوں میں خصوصیت حاصل کرلی ہے۔ کچھ ڈاکٹرز بن گئے ہیں تو کچھ وکیل۔ کسی نے بڑھئی کا کام سنبھال لیا ہے تو کسی نے لوہار کا۔ چنانچہ جب ہمیں لوہے کے کام کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم وہ کام خود کرنے کی بجائے لوہار کے پاس جاتے ہیں۔ اور اس طرح ہر کام زیادہ اچھی طرح اور نسبتاً آسانی سے ہو جاتا ہے۔

ہمارے جسم کے شہر میں بھی خلیات چونکہ اجتماعی طور پر رہتے ہیں اس لئے انہوں نے بھی مختلف کام سنبھال رکھے ہیں۔ جلد کے خلئے جو کام کر رہے ہیں خون کے خلئے وہ کام نہیں کر رہے۔ خون کے سرخ خلئے باقی جسم کے خلیوں کو آکسیجن پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ معدہ اور انتڑیوں کے خلیات غذا کو باقی جسم کے خلیات کے لئے قابل ہضم بنانے کا کام کر رہے ہیں اور علیٰ ھذا القیاس۔ ہر خلیہ اپنی اپنی جگہ پر ایک مقررہ کام کر رہا ہے۔

اگر ایک شخص کسی جنگل میں تن تنہا رہتا ہو تو چونکہ اسے وہاں کسی اور کی مدد میسر نہیں اس لئے اسے اپنا ہر کام خود سرانجام دینا پڑے گا۔ وہ کھیتی بھی اگائے گا' کھانا بھی پکائے گا' ترکھان کا کام' لوہار کا کام' غرض جس کام کی بھی اسے ضرورت ہوگی وہ خود کرے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دراصل ہر فرد میں ہر کام کرنے کی صلاحیت تو موجود ہے لیکن جب وہ اجتماعی طور پر شہر میں رہتا ہے تو وہ باقی کاموں سے توجہ ہٹا کر صرف ایک خاص میدان میں مہارت حاصل کر لیتا ہے اور باقی کام دوسرے ماہرین پر چھوڑ دیتا ہے۔

اس طرح کسی جسم کے ہر خلیہ میں خواہ وہ جلد سے تعلق رکھتا ہو یا دماغ سے یا ہڈیوں سے وہ تمام تر پروگرام موجود ہے جو اس مکمل جسم سے تعلق رکھتا ہے لیکن چونکہ خلیات مختلف کام سنبھالے ہوئے ہیں اس لئے وہ صرف اپنے کام سے متعلق پروگرام تک ہی محدود رہتے ہیں اور باقی پروگرام موجود ہونے کے باوجود خفتہ رہتا ہے۔

ہر خلیہ میں ایک مرکزہ ہوتا ہے جس میں ایک مرکب [illegible] D.N[illegible] (De-oxy ribose Nucle[illegible] Acid) کہا جاتا ہے۔ اس سارے پروگرام کا حامل ہوتا ہے۔ لیکن کسی خاص جگہ کے خلیہ مثلاً جلد کے خلیہ یا دماغ کے خلیہ میں D.N.A. کا صرف اتنا حصہ ہی بیدار رہتا ہے جو جلد یا دماغ سے متعلق کاموں کے کرنے کا ہے۔ D.N.A. کا باقی ماندہ تمام حصہ خفتہ حالات میں رہتا ہے۔

ہر جاندار اپنی نسل آگے چلانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کام کے لئے خاص خلیات جنہیں Gametes کہا جاتا ہے استعمال ہوتے ہیں۔ عموماً جاندار اشیاء نر اور مادہ پر مشتمل ہوتی ہیں جن کے ملاپ سے نسل آگے چلتی ہے۔ نر اور مادہ میں موجود نسل چلانے کے خصوصی خلیات جنہیں Gametes کہا جاتا ہے جب آپس میں ملتے ہیں تو وہ ایک نئے وجود کی شکل اختیار کرلیتے ہیں۔ اس نئے وجود میں نصف D.N.A. نر کی طرف سے اور نصف مادہ کی طرف سے آتا ہے اور اس طرح پر یہ وجود دونوں وجودوں کا مرکب بن جاتا ہے۔ ان Gametes میں باقی خلیات کے برعکس تمام کا تمام D.N.A. بیدار ہوتا ہے تاکہ وہ مکمل پروگرام جو ایک وجود میں موجود ہے وہ اگلی نسل میں منتقل ہو جائے۔ اور چونکہ اگلی نسل نصف نر اور نصف مادہ کے D.N.A. سے مل کر وجود میں آتی ہے اس لئے وہ نر اور مادہ دونوں کی خصوصیات کی حامل ہو جاتی ہے اور اس طرح کسی ایک وجود کی مکمل نقل نہیں ہوتی۔

لیکن اگر اگلی نسل نر اور مادہ کی بجائے ایک ہی وجود کے D.N.A. کی حامل ہو جائے تو وہ بعینہٖ انہی خصوصیات کی حامل ہوگی جو اس وجود کی تھیں جس سے اس نے اپنا سارا D.N.A. حاصل کیا ہے۔ اور اس طرح پہلے وجود کے بالکل مطابق ایک نیا وجود ظہور میں آجائے گا۔

اس قسم کے دو وجود جو بعینہٖ ایک ہی قسم کے D.N.A. یا ایک ہی قسم خصوصیات کے حامل ہوں clone کہلاتے ہیں۔

یہ طریق پودوں میں عام ہے۔ جب ہم کوئی قلم لگاتے ہیں تو وہ پھلنے پھولنے لگتی ہے اور چونکہ اس کے پھلنے پھولنے میں نر اور مادہ کے ملاپ کا کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ براہ راست ایک ہی پودے کے خلیات دوسرے پودے سے مل کر نشوونما پانے لگتے ہیں اس لئے قلم کئے گئے حصے میں وہی D.N.A. جو پہلے پودے میں موجود تھا بغیر کسی تبدیلی کے کام شروع کر دیتا ہے اور یہ قلمی پودا اپنے پرانے پودے کی ہو بہو نقل ہوتا ہے۔

جانوروں میں ایسے Clone کم پائے جاتے ہیں اور ان کو تیار کرنے کا طریق اب تک تقریباً ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ مثلاً اگر ہم اپنی ہڈی کا ایک خلیہ لیں اور کسی طریق سے اس کا تمام D.N.A. بیدار کر دیں تو کیا وہ تقسیم ہونا شروع ہو جائے گا اور کیا اس تقسیم کے نتیجہ میں یک نیا وجود ہماری ہی تمام خصوصیات یا D.N.A. پر مشتمل ہو پیدا ہو سکتا ہے؟

جیسا کہ پہلے ذکر گذر چکا ہے جسم کا ہر خلیہ مکمل D.N.A. پر مشتمل ہوتا ہے لیکن اس کا صرف اتنا حصہ ہی بیدار ہوتا ہے جس کا تعلق اس خلئے کے کام سے ہو۔ خلئے کے تمام D.N.A. کو مکمل طور پر بیدار کرنا ایک ناممکن کام سمجھا جاتا تھا۔ لیکن گذشتہ سال جس سائنس دان نے یہ کارنامہ سرانجام دیا اس نے اس ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ اس نے ایک بھیڑ کے تھن سے ایک خلیہ لیا اور اس کے تمام D.N.A. کو ایک خاص طریق سے (جس کی تفصیل کا یہ مضمون متحمل نہیں ہو سکتا) بیدار کر دیا اس بیداری کے نتیجہ میں اس خلیہ میں تقسیم کا عمل شروع ہو گیا۔ اس خلئے کو اس نے اسی بھیڑ کے رحم میں رکھ دیا اور اس طرح یہ خلیہ رحم میں اس طرح پرورش پانے لگا جس طرح نر اور مادہ کے ملاپ کے نتیجہ میں بننے والا خلیہ رحم میں پرورش پا کر ایک نیا وجود بنتا ہے۔ فرق یہ تھا کہ عام طور پر رحم میں پرورش پانے والے جینن میں نصف D.N.A. نر اور نصف مادہ سے حاصل ہوتا ہے جبکہ اس جینن میں تمام کا تمام D.N.A. ایک ہی وجود سے حاصل کیا گیا تھا۔ یہ تجربہ کئی بھیڑوں پر کیا گیا جس میں سے صرف ایک بھیڑ نے کامیابی کے ساتھ بچہ جنا۔ اور یہ بچہ ہو بہو اپنی ماں پر ہے۔ یعنی اس کا Clone ہے۔

اس بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی دنیائے سائنس میں تہلکہ مچ گیا اور ہر جگہ اس کے فوائد اور نقصانات پر بحث ہونے لگی۔ ایک طرف بعض جذباتی سائنس دانوں نے Clones تیار کرنے کے فوائد پر زور آور مضامین لکھنے شروع کر دیئے تو دوسری طرف محتاط طبیعت رکھنے والے افراد نے اس میدان میں احتیاط سے قدم اٹھانے کی ترغیب دینا شروع کر دی۔

اس کے فوائد کو سمجھنے کے لئے ایک گائے کی مثال سامنے رکھیں۔ ایک ایسی گائے جو 35 سیر روزانہ دودھ دیتی ہے۔ اگر اس کے Clone تیار کر لئے جائیں تو Cloning کے طریق پر پیدا ہونے والی ہر بچھڑی 35 سیر روزانہ دودھ دے گی اور دنیا میں دودھ بافراط ہو جائے گا۔ یا مثلاً کسی بہت زیادہ موٹے تازے بیل کے Clone تیار کر لئے جائیں تو ہر Clone اتنا ہی موٹا تازہ ہوگا اور اس طرح دنیا موٹے بیلوں سے بھر جائے گی اور گوشت وافر مقدار میں میسر آجائے گا۔ وغیرہ۔ چنانچہ ان سائنس دانوں نے اس قسم کے بے شمار فوائد کی فہرست تیار کرنی شروع کر دی۔ بلکہ یہاں تک بات ہونے لگی کہ اس طرح کا عمل اگر انسانوں میں بھی کیا جائے تو بہترین انسان پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً آئن سٹائن کے جسم سے ایک خلیہ لیکر اگر اسے نشوونما دی جائے تو ایک اور آئن سٹائن پیدا ہو جائے گا۔ اور اس طرح نہایت ذہین انسان وافر تعداد میں دنیا کو نصیب ہو جائیں گے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک اچھے پھل دینے والے پودے کی قلمیں لگا کر اس سے بہت سے اچھے پھل دینے والے پودے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

جو لوگ احتیاط سے کام لینے پر زور دے رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ عمل بہت خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ اور ان تجربات کے نتیجہ میں غلطی سے کہیں ہم کسی ایسی مخلوق میں کوئی ایسی تبدیلی نہ کر دیں جو بعد میں قابو سے باہر ہو جائے اور ساری نسل انسانی ہی خطرے میں پڑ جائے۔ انگریزی ادب کے ایک ناول Frankenstein میں اس نظریہ پر ایک کہانی آج سے بہت عرصہ قبل تحریر کی گئی تھی جس میں ایک سائنس دان ایک ایسا انسان تخلیق کرتا ہے جو بے حد طاقتور اور ذہین ہے۔ لیکن وہ اتنا جسیم ہے کہ لوگ اسے دیکھ کر ڈر جاتے ہیں اور کوئی اسے قریب نہیں آنے دیتا۔ اس بات سے اسے اس قدر شدید جذباتی دھچکہ لگتا ہے کہ وہ ردعمل کے طور پر لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیتا ہے اور کسی سے قابو نہیں آتا۔ بالآخر اس کا خالق اسے فنا کرنے کی کوشش میں خود بھی مرجاتا ہے اور اسے بھی مار ڈالتا ہے۔

اگر ہم اس طریق سے دنیا میں انتہائی ذہین لوگ تخلیق کرسکیں تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ جذباتی طور پر متوازن بھی ہوں گے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ وہ اپنی ذہانت کے بل بوتے پر ہم پر حکومت کریں گے نہ کہ ہمارے قابو میں رہیں گے۔ اس لئے ان کی حکومت اگر جذباتی طور پر متوازن نہ ہوئی تو دنیا کا کیا انجام ہوگا؟ ایک گھر میں پیدا ہونے والے بچے کو تو ماں' باپ' بہن' بھائی اور رشتہ دار اور دوست مل جل کر ایسی فضا فراہم کرتے ہیں جس میں اس کے جذبات کا خیال رکھا جاتا ہے اور اسے دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کی ترغیب دی جاتی ہے لیکن کلوننگ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا انسان تو اس قسم کے ماحول سے ناآشنا ہوگا۔ پھر اس کے جذبات کیا ہوں گے؟ ذہانت تو صرف ایک ہتھیار ہے جسے مثبت یا منفی کسی طرف بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ ذہین مخلوق منفی رخ اختیار کر گئی تو کیا ہوگا؟

اسی طرح جانوروں میں اگر کسی تجربہ میں کوئی کمی رہ گئی یا زیادتی ہوگئی تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اگر مکھیوں پر تجربہ کے دوران غلطی سے دو دوفٹ کی مکھی پیدا ہوگئی تو کیا دنیا میں عذاب نہیں آجائے گا؟ یا اگر کسی سائنس دان کی غلطی سے ذہین شیر دنیا میں گھومنے لگے تو کیا انسانیت خطرہ میں نہیں پڑ جائے گی؟

یہ اور اسی قسم کے بہت سے خدشات انسان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں خواہ مخواہ صرف اپنی جستجو کی جبلت کو تسکین دینے کے لئے ردوبدل نہ کرے۔

اس موضوع پر قرآن کریم میں سورۃ نساء میں وعید سنائی گئی ہے شیطان نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ہی ایک مقررہ حصہ لوں گا اور انہیں لازماً گمراہ کروں گا اور یقیناً امیدیں بھی دلاؤں گا اور ان سے بااصرار یہ خواہش کروں گا کہ وہ چوپایوں کے کان کاٹیں اسی طرح خواہش کروں گا کہ وہ مخلوق خدا میں تبدیلی کریں اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو سمجھو کہ وہ کھلے کھلے نقصان میں پڑ گیا۔ (النساء 120)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے کلوننگ کے مسئلہ پر ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ قرآن مجید میں عام طور پر سائنسی علوم کے حصول کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ لیکن مخلوقات میں تغیر سے منع کیا گیا ہے۔ اور تمام انسانی ایجادات میں سے یہ واحد مسئلہ ہے جس کو بڑے زور سے خدا نے نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ملاقات 11 اپریل 1997ء)

مگر آج کا سائنس دان اپنے سائنسی علوم کو چونکہ ہر میدان میں جانچنے پر تلا ہوا ہے اس لئے جہاں ان علوم کی ترقیات کے نتیجہ میں انسان بہت سے جسمانی آراموں سے متمتع ہو رہا ہے وہاں ایسی ایجادات اور دریافتیں بھی ہو رہی جو انسانیت کو تباہی کے گڑھے کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ اور اگر اس بات پر بروقت نہ قابو پایا گیا تو پھر شدید تباہیوں کے بعد ہی انسانیت اپنی حدود میں رہنے کا سبق حاصل کرے گی۔

سید ظہور احمد شاہ

موسم سرما کی سبزیوں کی گھریلو کاشت

اس ہوش ربا گرانی کے دور میں سبزیوں کی قیمتیں بھی آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں۔ اکثر لوگ گوشت کی مہنگائی کی وجہ سے عرصہ سے سبزیاں کھا کر ہی گزارا کرتے تھے۔ لیکن اب سبزیوں کے بھاؤ بھی اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ انسان حیران ہوتا ہے کہ جاؤں کدھر کو میں۔ اس لئے اس مسئلہ کا اب ایک ہی حل باقی رہ گیا ہے کہ ہر گھر میں تھوڑی سے تھوڑی خالی جگہ میں خود سبزیوں کی کاشت کی جائے اور ہر گھر ان میں خود کفیل ہونے کی کوشش کرے۔ کیونکہ انسانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بھی اور اپنے بجٹ کو متوازن رکھنے کے لئے بھی سبزیوں کا استعمال ناگریز ہے۔ ویسے بھی گھر کے باغیچہ میں کاشت کی گئی سبزیاں تازہ' سستی ہر قسم کی کیمیائی کھادوں اور غلاظتوں اور زہروں سے پاک مہیا ہونے کی وجہ سے کھانے میں زیادہ لذیذ اور صحت پر اچھے اثرات ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ سبزیوں میں وہ تمام ضروری غذائی اجزاء مثلاً لحمیات' معدنی نمکیات' اور وٹامنز بکثرت پائے جاتے ہیں جن کا انسانی صحت سے تعلق ہے۔ اس کے علاوہ سبزیاں ہمیں بہت سی خطرناک بیماریوں مثلاً کینسر' یرقان اور بلڈ پریشر وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں سبزی کاشت کرنے اور زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کا نہ شوق ہے نہ رواج جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں سبزیوں کا استعمال بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور ان ممالک میں ایک آدمی روزانہ 300 تا 600 گرام سبزیاں کھاتا ہے جبکہ ہمارے ملک میں یہ مقدار ایک سو گرام کے قریب ہے۔

گھریلو کاشت کے لئے ایسی سبزیاں کاشت کریں جو کافی عرصہ تک بار بار پیداوار دیں' مثلاً پودینہ' دھنیا' میتھی' ٹماٹر' پالک' گھیا کدو' کریلا وغیرہ۔ دوسری بات یہ کہ زمین کو گوبر کی کھاد سے زرخیز بنائیں نہ کہ کیمیائی کھادوں سے۔ پانی بھی میٹھا ہونا چاہئے نہ کہ کھارا کیونکہ کھارا پانی زمین کو بھی نقصان پہنچائے گا اور سبزیوں کی پیداوار بھی کم ہو گی۔ چونکہ آپ بہت تھوڑا رقبہ استعمال کر رہے ہیں اس لئے گوبر کی ضروری مقدار مہیا کرنا مشکل نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح جڑی بوٹیوں کی تلفی بھی آسان ہوتی ہے جو کہ اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے از حد ضروری ہوتا ہے۔

زمین کو کاشت سے ایک ماہ قبل تیار کر لینا چاہئے۔ چونکہ سردیوں کی سبزیوں کی کاشت ستمبر میں شروع ہو جاتی ہے اس لئے ستمبر کے شروع تک ہر لحاظ سے زمین تیار ہوئی چاہئے۔ واب کے ذریعے جڑی بوٹیوں کی تلفی بعد میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ ایک مرلہ زمین کے لئے دو من گوبر کی کھاد ضرور ڈالنی چاہئے۔ کیمیائی کھادوں میں ایک مرلہ زمین کے لئے ایک کلو نائٹروفاس کاشت سے پہلے بکھیر دیں۔ اور زمین میں اچھی طرح ملا دیں۔

کیڑوں مکوڑوں اور بیماریوں سے سبزیوں کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ باغیچہ کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھیں کیونکہ یہ پودے بہت سے کیڑوں مکوڑوں کی آماجگاہ ہوتے ہیں اور سورج کی روشنی اور ہوا بھی پودوں کو اچھی طرح نہیں پہنچنے دیتے۔ جس سے بیماریاں بھی پھیلتی ہیں اور سبزیاں بھی زیادہ اور صحت مند نہیں ہوتیں۔

طریقہ کاشت

گھر میں سبزیوں کی کاشت کھیلیوں پر ہی کرنی چاہئے۔ اس سے پانی کی بچت کے علاوہ گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی آسان ہو جاتی ہے۔

گاجر مولی اور شلغم کی کاشت ایک ہی دفعہ کرنے کی بجائے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے کرنی چاہئے تاکہ وقفہ وقفہ سے سبزی حاصل ہو سکے۔ البتہ میتھی پالک' ساگ اور دھنیہ کی بجائی مناسب وقت پر ایک ہی مرحلہ میں کر دینی چاہئے۔ سلاد اور ٹماٹر کی پود علیحدہ علیحدہ گملوں میں تیار کی جائے۔ اور مناسب وقت پر تبدیل کرنی چاہئے۔

آب پاشی و گوڈی

پہلا پانی بجائی کے فوراً بعد نہایت احتیاط سے مناسب مقدار میں دینا چاہئے اور پانی کسی صورت میں بھی کھیلیوں پر چڑھنے نہ پائے۔ بلکہ بیج کی سطح سے نیچے رہے۔ اور "رتج" کے ذریعے بیج تک پہنچے۔ کیونکہ اگر پانی کھیلیوں پر چڑھ جائے گا تو زمین کرنڈ ہو جائے گی۔ اور شرح اگاؤ بہت کم ہو گی۔ اس کے بعد موسم کی حالت کے مطابق پانی دیا جانا چاہئے جو بیج چھٹہ سے لگایا جائے اسے پانی سے تر رکھیں تاکہ بیج آسانی سے اگ آئے۔ سبزی اگنے کے بعد اگر جڑی بوٹیاں نظر آئیں تو ان کی تلفی کی جائے۔

بیج کی فراہمی

آپ کی محنت اور فصل کے نتیجہ خیز ہونے کا دارومدار اچھے بیج پر ہے۔ اس لئے بیج خریدتے وقت احتیاط کریں۔ محکمہ زراعت حکومت پنجاب بھی ہر موسم کی سبزیوں کے بیج پیکٹوں کی شکل میں مہیا کرتا ہے اور محکمہ زراعت کے عملہ سے یہ بیج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پیکٹ میں ایک پمفلٹ بھی شامل ہوتا ہے جس میں کاشت وغیرہ کے متعلق ضروری ہدایات ہوتی ہیں۔ ربوہ میں نظارت زراعت بھی محدود تعداد میں یہ پیکٹ مہیا کرنے کا انتظام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر شہر کی سبزی منڈیوں میں بیج کی دکانیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان دکانوں سے بیج خریدتے وقت بیج کی کوالٹی کے متعلق ضرور چھان بین کر لیں۔ کہ بیج مکس نہ ہو کیڑوں کا کھایا ہوا نہ ہو اور زیادہ بہتر ہوگا اگر محکمہ زراعت کی منظور شدہ اقسام والا ہو۔

انہی دکانوں پر درآمد شدہ بیج سیل بند ڈبوں میں بھی ملتا ہے جو کہ عموماً بہت اچھی کوالٹی کا ہوتا ہے اگر یہ سیل بند ڈبوں والا بیج مل سکے تو اس کو ترجیح دیں۔ سبزیوں کی پنیریاں بھی انہی دکانوں

باقی صفحہ 7 پر

موسم سرما کی سبزیوں کی کاشت کے متعلق گوشوارہ

نمبر شمار	نام سبزی	وقت کاشت	پودوں کی منتقلی کا وقت	شرح بیج گرام فی مرلہ	طریقہ کاشت: قطاروں کا فاصلہ	طریقہ کاشت: پودوں کا فاصلہ	کھاد: گوبر کی کھاد ٹرالی فی مرلہ
۱	مٹر	ستمبر تا اکتوبر	—	۱۰۰ تا ۱۲۰		۲ تا ۳ انچ	۶-۸
۲	مولی	جولائی تا جنوری	—	۳۰ تا ۴۰	۱۸ تا ۲۴ انچ	//	//
۳	شلغم	اگست تا نومبر	—	۲۰ تا ۳۰	//	۳ تا ۴ انچ	۸-۱۰
۴	گاجر	وسط ستمبر تا آخر اکتوبر	—	۶۰	//		۸-۷
۵	پالک	ستمبر تا نومبر	—	۷۰ تا ۸۰	بذریعہ چھٹہ	—	//
۶	میتھی	ستمبر تا اکتوبر	—	۵۰ تا ۶۰	//	—	۸-۱۰
۷	پیاز	اکتوبر تا نومبر	جنوری تا فروری	۲۰ تا ۲۵	۸ تا ۱۰ انچ	۴ انچ	۱۰-۱۲
۸	لہسن	اکتوبر	—	۱۰۰۰ تا ۱۵۰۰	۶ تا ۸ انچ	۳ تا ۴ انچ	۷-۸
۹	سلاد	ستمبر تا اکتوبر	نومبر تا دسمبر	۳ تا ۴	۲۴ تا ۳۰ انچ	۱۲،۱۸ انچ	//
۱۰	دھنیا	ستمبر تا اکتوبر	—	۵۰ تا ۶۰	بذریعہ چھٹہ	—	۸-۱۰
۱۱	پودینہ	جولائی تا اکتوبر فروری	—	—	//	—	//
۱۲	بند گوبھی	اگست تا نومبر	ستمبر تا جنوری	۴ تا ۶	۳۰،۱۸ انچ	۱۲،۱۸ انچ	//

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

تعزیتی قرارداد برموقع شہادت محترم ملک نصیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ وہاڑی

○ جماعت احمدیہ حیدر آباد کے سب احباب نے یہ خبر نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی۔ محترم ملک نصیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ وہاڑی جو اپنے علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے اور اپنی نیکی اور دیانت کی وجہ سے خاص مقام رکھتے تھے کو شہید کر دیا گیا ہے۔ بظاہر انہیں زندگی سے محروم کر دیا گیا ہے لیکن درحقیقت وہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔

اس موقع پر ہم شہید بھائی کے بیٹوں، بیٹیوں اور سب لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہید بھائی کے درجات بلند فرمائے وہاڑی میں ماضی قریب میں یہ دوسری شہادت ہے۔ اس سے قبل مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ شہید کر دیئے گئے۔ اور اب محترم ملک صاحب شہید کر دیئے گئے۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد کے سب افراد اس واقعہ پر شدید دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان کے اور ان کے اہل خانہ کے لئے دعا گو ہیں۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ حیدر آباد

○ محترم ملک نصیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ وہاڑی کی شہادت پر مندرجہ بالا مضمون کی ایک قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ سمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے بھی موصول ہوئی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالسمیع خاں ابن حضرت خدا بخش المعروف مومن جی مورخہ یکم جون اور دو جون 1998ء کی درمیانی شب شیخ زید ہسپتال میں وفات پا گئے موصوف مکرم عبدالشکور اسلم صاحب سابق ہیڈ آف بیالوجی ڈیپارٹمنٹ لاہور حال ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔

موصوف نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب صدر جماعت حلقہ سول لائن لاہور بعمر 73 سال مورخہ 98-8-19 صبح نماز فجر کی سنتیں ادا کرتے ہوئے مرکز نماز میں اچانک وفات پا گئے۔ آپ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کے بیٹے اور مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب کے چچا زاد بھائی تھے۔ آپ ایک لمبا عرصہ شیزان فیکٹری لاہور میں بطور مینجر ایڈمنسٹریشن کام کرتے رہے ہیں۔

احباب کرام سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل عطا کئے جانے کی درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمن صاحب بھٹی گنج مغل پورہ لاہور (والدہ مکرم نصیر الدین بھٹی صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) 10۔ اگست 1998ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ کو 25۔ جون 1998ء کو بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ جو علاج کروانے سے محض اللہ کے فضل سے بہت تیزی کے ساتھ رو بصحت ہو گیا تھا مگر عمر نے وفا نہ کی اور آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ آپ کی عمر 82 سال تھی۔ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرحیم صابر خاں صاحب معلم وقف جدید کو مورخہ 98-8-20 کو ہارٹ کی تکلیف ہو گئی تھی ان کو فضل عمر ہسپتال کے آئی سی یو میں رکھا گیا تھا اب میڈیکل وارڈ میں ہیں۔

احباب سے ان سب کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالسلام عارف صاحب طاہر آباد ربوہ کے والد مکرم غلام حسن صاحب پیشاب کی بندش سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ مکرم شریف احمد صاحب کارکن الفضل کی والدہ محترمہ عرصہ دو سال سے شدید دمہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم سید سردار شاہ صاحب عرف (شاہ صاحب) دارالنصر غربی ربوہ بعارضہ فالج صاحب فراش ہے۔

○ مکرم سید کلیم احمد صاحب آف چک L/11-6 ضلع ساہیوال بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ مکرم نعیم طاہر سون مربی حافظ آباد شہر کی بھتیجی وردہ عابد جس کی عمر 15 دن ہے کے دل میں سوراخ ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ حالت خطرے میں ہے۔ یہ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم مولوی فقیر محمد صاحب سیکرٹری مال گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے گردے کی پتھری کا اپریشن گوجرانوالہ کے پرائیویٹ ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم اور یس احمد سون صاحب کینال کالونی باٹا پور لاہور کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا (چاروں وقف نو میں شامل) گزشتہ دو اڑھائی ماہ سے بخار۔ کھانسی اور گلے وغیرہ کی وجہ سے علیل ہیں۔

اسی طرح وہ خود بھی بخار اور بازو کی ہڈی کے ٹوٹنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ جبکہ ان کی اہلیہ صاحبہ کمر کے شدید درد اور بخار وغیرہ کی وجہ سے بہت تکلیف میں اور صاحب فراش ہیں۔

○ مکرم مولوی امیر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ خلیل آباد اگھار ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کے کراچی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ان سب کے لئے درخوست دعا ہے۔

مطالعہ کتب

○ ماہ اگست 98ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "ڈاکٹر عبدالسلام" مقرر ہے۔

ناظمین اطفال زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سالانہ مقالہ نویسی اطفال الاحمدیہ پاکستان 98-1997

○ "سیرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ"

(آخری تاریخ 31۔ اگست 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ مکرمہ صائمہ بشریٰ شیخ صاحبہ بنت ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب آف کراچی نے امسال ایم بی بی ایس کے تھرڈ پروفیشنل میں کراچی یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بشارت احمد صاحب وحید کارکن وکالت تبشیر کو مورخہ 98-8-10 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم سید حبیب اللہ صاحب سابق کارکن وکالت دیوان کا پوتا اور مکرم سید شیر احمد شاہ صاحب آف رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام کریم شہزاد تجویز ہوا ہے۔ بچے کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

○ فروخت شدہ جائیداد پر حصہ جائیداد فوری ادا کرنا ضروری ہے بصورت دیگر وصیت محل نظر ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 4

اللہ کی محبت کا جو اثر ہے وہ اس طرح ہوتا ہے کہ زبان خاموشی میں بھی اثر کرتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آپ سے توقع ہے کہ آپ آج کے خطاب کو غور سے سنیں گی۔ اور سمجھنے کی کوشش کریں گی۔ خدا کرے کہ یہ باتیں آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موجب بنیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کرائی اور پھر فرمایا اس سال حاضری غیر معمولی طور پر بڑھی ہوئی ہے۔ انگلستان کی جو عورتیں گھروں میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی ہیں وہ بھی یہاں آکر جلسہ سنیں۔ ٹی وی پر دیکھنا اور بات ہے اور بالمشافہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا اور کانوں سے سننا اور اثر رکھتا ہے۔ اب تو موسم بھی کھل گیا ہے امید ہے کہ باقی جلسہ اچھے ماحول میں مکمل ہو گا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ سلام کہہ کر تشریف لے گئے۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 6

سے مل جاتی ہیں۔ لیکن پنیری کے متعلق بھی یہ ضرور دیکھیں کہ مناسب عمر کی ہو نہ بہت کمزور اور نہ ہی بہت بڑی پیاز کی پنیری جتنی موٹی ہو گی اسی قدر فصل زیادہ ہو گی اور جلدی تیار ہو گی۔ اسی طرح لہسن کی "تریاں" بھی جتنی صحت مند ہوں گی تو فصل اتنی ہی اچھی اور زیادہ ہو گی اور کم وقت تیاری کے لئے لے گی۔

بیج اور پنیری مناسب وقت پر لگائیں نہ بہت جلدی نہ بہت دیر سے۔

ذیل میں موسم سرما کی سبزیوں کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل ایک گوشوارہ دیا جا رہا ہے جو کہ ان کی کاشت کے سلسلے میں آپ کا معاون بن سکتا ہے۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
نور کاجل
آنکھوں کے میک اپ، صحت اور خوبصورتی کیلئے
بے نظیر کاجل۔ کافی عرصہ سے نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی میں دستیاب ہے۔
تسلی کر کے خریدیئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
☎ : 211538

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 24-اگست-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 سنٹی گریڈ
25-اگست غروب آفتاب 6-44
26-اگست طلوع آفتاب 5-38

عالمی خبریں

سوڈان نے اپنے ملک پر امریکی حملوں کے بعد امریکہ سے سفارتی تعلقات توڑلئے ہیں۔ امریکی جہازوں کے سوڈان کی فضائی حدود سے گذرنے پر بھی پابندی عائد کردی گئی ہے۔ سوڈان نے واشنگٹن سے اپنا سفارتی عملہ واپس بلالیا ہے۔ اور بمباری سے متاثرہ افراد کے لئے معاوضے کا مطالبہ کیا ہے۔

افغانستان کے سربراہ طالبان کے امیرالمومنین ملا محمد عمر نے کہا ہے کہ امریکی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اسلام کی سربلندی کے لئے سختیاں برداشت کرنا مومن کی معراج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسامہ بن لادن کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ امریکہ اسامہ کے خلاف بم دھماکوں میں ملوث ہونے کے ثبوت فراہم نہیں کر سکتا۔

اسلامی کانفرنس نے افغان حملوں پر امریکہ کی مذمت کردی ہے۔ اسلامی تنظیم نے کہا ہے کہ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ سلامتی کونسل میں سوڈان کے احتجاج کی مکمل حمایت کی جائے گی۔

امریکہ کے بڑے مخالف اسامہ بن لادن نے دنیا بھر کے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ امریکہ کے خلاف ہتھیار اٹھالیں اور جہاد شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملے "امریکہ کے دوست" اسلامی ملکوں کی تنصیبات پر بھی کئے جائیں گے۔ افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملے سے پوری امت مسلمہ پر جہاد لازم ہو گیا ہے۔

اسامہ بن لادن کے ترجمان نے کہا ہے کہ کینیا اور تنزانیہ میں حملے لادن نہیں کرائے اگر کرائے ہوتے تو ذمہ داری بھی قبول کرلیتے۔

افغان سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ ہم نے روس کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا امریکہ کو بھی "مایوس" نہیں کریں گے۔ افغان امیرالمومنین نے کہا کہ امریکہ سب سے بڑا دہشت گرد ہے اسے اس انداز میں جواب دیں گے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے امت مسلمہ سے مطالبہ کیا کہ امریکہ کا بائیکاٹ کرکے اس کے خلاف مزاحمت کا اعلان کرے۔ امریکی ورلڈ آرڈ مسترد کرکے اللہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

افغان سربراہ ملا عمر نے اسامہ بن لادن کے بارے میں کہا ہے کہ وہ افغانستان کو فوجی یا سیاسی سرگرمیوں کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ انہیں اس امر کی باقاعدہ ہدایت بھی کردی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ مسافر ہو کر بیرون ملک دھماکے کراسکیں۔ وہ کسی ناپسندیدہ سرگرمی میں ملوث نہیں پائے گئے۔ اور نہ ہی انہیں ایسا کرنے کی اجازت ہو گی۔

ایران نے کہا ہے کہ امریکی حملے کھلی جارحیت ہیں ہم افغانستان اور سوڈان کا ساتھ دیں گے۔

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ اسلام کے نام پر دہشت گردی کرنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔ افغانستان اور سوڈان پر میزائیلوں سے کئے جانے والے حملوں کا مقصد دہشت گردی کی بنیادوں کو ختم کرنا تھا۔ کسی کو یہ خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ امریکہ ان حملوں کے بعد خاموش ہو جائے گا۔ جو لوگ دہشت گردی کے خلاف امریکی کارروائیوں کو اسلام دشمنی قرار دیتے ہیں وہ دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ دہشت گردوں کے اڈوں اور تربیت گاہوں کو مکمل طور پر تباہ کیا جائے گا۔

واشنگٹن پوسٹ امریکہ نے لکھا ہے کہ اسامہ بن لادن کے اصل اثاثے پاکستان اور سعودی عرب میں ہیں جہاں حملہ نہیں ہو سکتا۔ سوڈان کی فیکٹری اور افغانستان کے تربیتی مراکز کی اسامہ کے لئے قطعی اہمیت نہیں امریکہ کی کامیابی کے حوالے سے دعوے محض خود فریبی ہے۔ امریکہ کے پاس اسامہ کی دہشت گردی کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں۔

صدر کلنٹن نے امریکی کمپنیوں اور وزارت خزانہ امریکہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اسامہ سے ہر قسم کا لین دین ختم کردیں۔ اسامہ کا نیٹ ورک توڑنے کے لئے اسے مالی طور پر کمزور کرنا ہو گا۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ حالیہ حملوں کے بعد اسامہ کی حملے کرنے کی صلاحیت مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔

خفیہ مقام سے اسامہ بن لادن نے کہا ہے کہ امریکہ نے پہل کر لی ہے اب جواب کا انتظار کرے۔ دس سال تک سوویت بمباری کا مقابلہ کیا اب امریکہ جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ کے 6 تربیتی کیمپ حالیہ حملوں میں تباہ کئے گئے ہیں۔ تاہم امریکہ حکام نے اس بات سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے کہ اسامہ اس وقت کہاں ہے۔

ملکی خبریں

وزیر اعظم نواز شریف نے انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل اور صوبہ سرحد کے چیف سیکرٹری کو فوری طور پر ان کے عہدوں سے ہٹا دیا ہے۔ یہ کارروائی اس الزام پر کی گئی ہے کہ ان افسران نے پاکستان کے علاقے میں امریکی میزائل گرنے کی جھوٹی خبر دی تھی۔ وزیر اعظم نے اس جھوٹی خبر پر امریکہ سے معذرت بھی کرلی ہے۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ پاکستانی علاقے میں میزائل گرنے کی اطلاعات کئی اداروں نے فراہم کیں۔ سرکاری ذرائع نے اتوار کے روز اے ایف پی کو بتایا کہ بلوچستان کے علاقے خاران سے جہاں مئی میں پاکستان نے چھ ایٹمی دھماکے کئے تھے۔ امریکہ کا ایک کروز میزائل ملا ہے جو پھٹ نہیں سکا۔ میزائل پر امریکی نشان موجود ہے۔ اس علاقے کو فوری طور پر بھاری پولیس اور دیگر اداروں نے گھیر لیا ہے اور ماہرین کی ٹیمیں صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بھیج دی گئی ہیں

پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے جو آجکل واشنگٹن میں ہیں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان پر حملے پاکستان کے لئے خطرناک ہیں۔ امریکہ مزید کارروائی نہ کرے۔ بحیرہ عرب سے لے کر افغانستان تک امریکی میزائیلوں نے جس راستے پر سفر کیا وہ ہمارے لئے بہت پریشانی کا باعث ہے۔

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ مزید حملے نہ کرے دوسرے راستے اپنائے۔ دہشت گردی روکنے کے لیے جارح نہیں بننا چاہئے۔ امریکہ کو آج وہی فصل کاٹنی پڑ رہی ہے جس کا بیج اس نے خود افغان مجاہدین کی امداد کر کے بویا تھا۔ وزیر خارجہ سی ٹی بی ٹی معاہدے پر مذاکرات کے لئے لندن چلے گئے جہاں وہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ سے مذاکرات کریں گے۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کی بحریہ نے امریکی بیڑے کی موجودگی اور ممکنہ حملے سے حکومت کو خبردار کردیا تھا۔ حکومت کا یہ موقف جھوٹ ہے کہ میزائل پاکستانی علاقے میں نہیں گرے۔ دو اعلیٰ افسروں کو سچ بولنے کی سزا دی گئی ہے۔

افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملوں کے خلاف قوم تیسرے روز بھی سراپا احتجاج بنی رہی۔ سرگودھا، راولپنڈی، ٹوبہ، منڈی بہاؤالدین، چیچہ وطنی، عارف والا، ساہیوال اور مریدکے میں مظاہرے ہوئے۔ امریکی پرچم اور صدر کلنٹن کے پتلے جلائے گئے اسلام آباد میں اسلامی یونیورسٹی کے طلبہ اور ملازمین نے بھی مظاہرہ کیا۔

وفاقی وزیر چوہدری نثار نے کہا ہے کہ اب بے نظیر، بھٹو، پٹھہ اور نصراللہ کو اقتدار دلانے کے لئے کوئی اسحاق خان نہیں آئے گا۔ حکومت کے لئے ستمبر اکتوبر بھاری ہونے کی باتیں کرنے والے سن لیں ابھی کئی اکتوبر ستمبر آئیں گے اور حکومت قائم رہے گی۔

ممتاز ٹی وی اداکار محسن رضوی انتقال کر گئے۔ ان کی وفات دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی۔

بھائی بھائی گولڈسمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

ہمارا اصول دیانت، محنت، عملِ پیہم ★ 25 راگست سے نئے داخلے جاری ہیں
ھیون ہاؤس پبلک سکول
دارالصدر غربی ربوہ
بالخصوص چھوٹے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے ہمارے مثالی نرسری سیکشن سے استفادہ کریں
پرنسپل: پروفیسر راجا نصراللہ خان
211039

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

رقبہ برائے فروخت
باموقع رقبہ تقریباً 2 کنال سکنی احمد نگر ملحقہ پختہ سڑک سرگودھا روڈ طالب والا روڈ کے سنگم پر پلاٹ بندی ہوئی ہے اور نقشہ بنا ہوا ہے۔ برائے فوری فروخت موجود ہے۔ سرمایہ کاری کا بہترین موقعہ
رابطہ کیلئے
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ- ربوہ
212626-212508